17 نومبر 2026ء

اسٹیٹ بینک نے گورنر کی سالانہ رپورٹ برائے 26-2025ء جاری کر دی

مالی سال 26ء کے دوران پاکستان کے معاشی اظہاریوں نے مضبوطی کا تسلسل برقرار رکھا۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے آج جاری ہونے والی گورنر کی سالانہ رپورٹ کے مطابق اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت (این سی پی آئی) مہنگائی، توانائی کی قیمت کے عالمی دھچکے کے باوجود اپنے وسط مدتی ہدف کی بالائی حد کے قریب رہی، جبکہ جاری کھاتے کے معمولی خسارے اور حقیقی جی ڈی پی کی بلند نمو کی صورت حال میں زرمبادلہ کے ذخائر آخر مالی سال کے ہدف سے تجاوز کر گئے۔

گورنر کی سالانہ رپورٹ ایس بی پی ایکٹ 1956ء (جنوری 2022ء تک ترمیم شدہ) کی شق 39(1) کے تحت شائع کی گئی ہے۔ شق کے تحت گورنر کو یہ مینڈیٹ دیا گیا ہے کہ وہ بینک کے مقاصد، زری پالیسی کے طرز عمل، معیشت کی کیفیت اور مالی نظام کے متعلق اپنی سالانہ رپورٹ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں جمع کرائے۔

فراست اور ڈیٹا پر منحصر زری پالیسی مؤقف اور مالیاتی یکجائی کے تسلسل کے امتزاج نے سال کے دوران مسلسل دھچکوں کے مقابلے میں ملک کے معاشی استحکام کو تقویت دی۔ ان دھچکوں میں مون سون کا سیلاب، سال کے آغاز پر امریکہ کے تجارتی ٹیرف کے بارے میں بے یقینی کی بلند سطح اور آخر فروری 2026ء میں شروع ہونے والا مشرق وسطیٰ تنازع، جو عالمی اجناس کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کا باعث بنا، شامل ہیں۔ مالی نظام بھی مستحکم رہا، کیونکہ بینکوں کی جانب سے نجی شعبے کے قرضوں میں اضافے کے باعث مالی گہرائی مزید بڑھ گئی۔

رپورٹ کے مطابق، جولائی تا فروری 2026ء کی مدت کے لیے اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 5.5 فیصد تھی۔ تاہم، مشرق وسطیٰ تنازع شروع ہونے کے بعد تیل کی عالمی قیمتوں میں خاصے اضافے نے عمومی مہنگائی کو اپریل 2026ء میں دوہندسی سطح پر پہنچا دیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں توانائی کے حصے میں نمایاں اضافہ جولائی تا فروری مالی سال 26ء کے مقابلے میں مارچ تا جون مالی سال 26ء میں زیادہ ہوا۔ گندم اور متعلقہ مصنوعات کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کے باعث غذائی مہنگائی بھی بڑھ گئی، جو رسدی رکاوٹوں کی عکاس ہے۔ مالی سال 26ء کے بیشتر حصے میں قوزی مہنگائی معتدل رہی تاہم اس کی سطح بلند رہی اور توانائی کی قیمتوں کی پیداواری لاگتوں اور ٹرانسپورٹ خدمات میں ظاہر ہونے کے بعد اس میں معمولی اضافہ ہو گیا۔

رپورٹ میں اجاگر کیا گیا ہے کہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں سامنے آنے والی پیش رفت کو مدنظر رکھتے ہوئے زری پالیسی کمیٹی نے دسمبر 2025ء تک پالیسی ریٹ کسی تبدیلی کے بغیر برقرار رکھا، تاہم دسمبر کے اجلاس میں کمیٹی نے ریٹ میں 50 فیصدی درجے (بی پی ایس) کمی کر دی۔ یہ کٹوتی کمزور عمومی مہنگائی، مہنگائی کی توقعات کے قابو میں رہنے، عالمی اجناس کی قیمتوں میں نرمی اور بیرونی کھاتے کی مضبوط پوزیشن کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کی

گئی، جس سے مہنگائی کے منظر نامے میں بہتری آئی اور معاشی سرگرمی کی اعانت کے لیے گنجائش مہیا ہوگئی۔ تاہم، مشرق وسطیٰ تنازع کے آغاز کے نتیجے میں مہنگائی اور بیرونی شعبے کے منظر ناموں میں بگاڑ پیدا ہونے کے باعث اپریل 2026ء میں پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس اضافہ کیا گیا، تاکہ دورِ ثانی اثرات کو محدود رکھتے ہوئے مجموعی معاشی استحکام کی اعانت کی جاسکے۔ جائزے کے مطابق عالمی سطح پر بھی اسی طرح کے پالیسی اقدامات دیکھنے میں آئے، اور ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کے بیشتر مرکزی بینکوں نے اپنی شرحوں میں کٹوتیوں کو روک دیا، جبکہ کچھ نے اپنے پالیسی ریٹ میں اضافہ کیا۔

گورنر کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 26ء میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر کی مضبوطی کی نشاندہی بھی کی گئی ہے، جو آخر جون 2026ء کے ہدف 18 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئے۔ سال کے دوران، اسٹیٹ بینک نے 8.1 ارب ڈالر کے زرمبادلہ کی خالص خریداری کی، اور اپنے فارورڈ/سواپ واجبات 1.6 ارب ڈالر کم کیے، جو ملک کے زرِمبادلہ ذخائر میں معیاری بہتری کی عکاسی کرتا ہے۔ زرِمبادلہ کے ذخائر میں یہ اضافہ جاری کھاتے کے خسارے کے باوجود حاصل ہوا، جو معتدل رہا کیونکہ بلند ترسیلاتِ زر اور آئی سی ٹی برآمدات نے بڑھتے ہوئے سامانِ تجارت کے خسارے کا اثر زائل کر دیا۔ ادائیگیوں کا مجموعی توازن کثیر فریقی اور دوطرفہ ذرائع سے رقوم کی آمد میں بہتری اور بانڈز کے کامیاب اجرا کے باعث بہتر رہا۔ رپورٹ کے مطابق، زرِمبادلہ ذخائر کی مستحکم پوزیشن کے ساتھ پائیدار مالیاتی یکجائی اور آئی ایم ایف کی توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف)، اور استحکام اور پائیداری سہولت (آر ایس ایف) کے تحت جائزوں کی کامیاب تکمیل سے ملک کی ریاستی درجہ بندی کو بہتر بنانے، سرمایہ کاروں کے اعتماد کی بحالی اور شرحِ مبادلہ کو مستحکم رکھنے میں مدد ملی۔

اسٹیٹ بینک کے مالی نظام کا استحکام برقرار رکھنے کے مقصد کے حوالے سے گورنر کی سالانہ رپورٹ میں اجاگر کیا گیا ہے کہ بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے اثاثوں کے معیار میں بہتری آئی، مجموعی قرضوں میں غیر فعال قرضوں کا تناسب نمایاں طور پر کم ہوا، جبکہ مائکروفنانس بینکوں کے معاملے میں یہ تناسب تھوڑا بڑھ گیا لیکن قرض و نقصان کی مناسب کوریج کی بدولت اس کا اثر محدود رہا۔ بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کی سرمائیت اچھی سطح پر رہی، جبکہ ان کی شرحِ کفایت سرمایہ (CAR) کم از کم ضوابطی تقاضے سے نمایاں طور پر زیادہ رہی۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ اسلامی بینکاری شعبے نے مالی سال 26ء کے دوران اپنی مضبوط توسیع جاری رکھی، جسے سازگار ضوابطی ماحول سے تقویت ملی جس نے بینکوں کو شریعت سے ہم آہنگ بینکاری پر منتقلی اور شاخوں میں توسیع کی ترغیب دی، تاکہ شریعت سے ہم آہنگ مصنوعات کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ، رپورٹ میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے متعارف کرائے گئے دیگر اقدامات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے، جن میں شامل ہیں: (الف) مالی دباؤ سے نمٹنے میں بینکوں کی تیاری کو مضبوط بنانے کے لیے جامع بحالی منصوبہ جاتی فریم ورک متعارف کرانا؛ (ب) لائسنس یافتہ ورچوئل اثاثہ سروس فراہم کنندگان سے بینکاری روابط سہل بنانے کے لیے ضوابطی ہدایات کا اجرا؛ اور (ج) نظر ثانی شدہ خطرۂ قرض کے معیارات کے ذریعے بازل سوم کا مرحلہ وار نفاذ۔

گورنر کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 26ء میں اسٹیٹ بینک کے دیگر اقدامات کو بھی اجاگر کیا گیا ہے جو اس نے اپنے تیسرے اہم مقصد حکومت کے معاشی پالیسی اہداف کی معاونت کے ضمن میں کیے ہیں۔ مالی شمولیت کے نقطۂ نظر سے اسٹیٹ بینک نے مالی شمولیت کی قومی حکمتِ عملی (این ایف آئی

ایس)2028-2024ء کے تحت کم مالی خدمات کے حامل طبقات کی مالی سہولتوں تک رسائی کو بڑھانے اور ڈجیٹل ذرائع کے وسیع تر استعمال کو فروغ دینے کے لیے کوششیں جاری رکھیں۔ ان اقدامات میں 12 ڈجیٹل ماڈل دیہاتوں کا قیام؛ پاکستان کے پہلے مکمل ڈجیٹل زرعی قرضہ پلیٹ فارم "زرخیر-ای– آسان ڈجیٹل زرعی قرضہ" کو متعارف کروانا؛ نوعمر افراد کو آزادانہ طور پر اپنا بینک اکاؤنٹ اور ڈجیٹل والٹ کھولنے اور چلانے کی اجازت دینے سے متعلق فریم ورک کا اجرا؛ پاکستان مالی شمولیت انڈیکس کی تیاری اور اشاعت، جو مالی شمولیت کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے اور حکومتِ پاکستان کے اشتراک سے پاکستان گرین ٹیکسانومی کا اجرا شامل ہیں۔

گورنر کی مکمل سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 26ء اس لنک پر دستیاب ہے:

https://www.sbp.org.pk/assets/document/publications/Gov-AR_FY26-U.pdf

******